بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۴ رجب ۱۳۸۸ھ ۲۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۲۸ ستمبر ۶۸ء	نمبر ۲۱۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں تمام وظائف کا مجموعہ یہی نماز ہے

اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

(۱) "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے، اور درود شریف ہے، تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے ... میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے نماز سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا۔ اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اس لئے فرمایا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(ملفوظات جلد پنجم ص۴۳۲ و ۴۳۳)

(۲) "سوال۔ قبرستان میں جانا جائز ہے یا نا جائز؟

جواب۔ نذر و نیاز کے لئے قبروں پر جانا اور وہاں جا کر منتیں مانگنا درست نہیں ہے۔ ہاں وہاں جا کر عبرت سیکھے اور اپنی موت کو یاد کرے تو جائز ہے۔ قبروں کے پختہ بنانے کی ممانعت ہے۔ البتہ اگر میت کو محفوظ رکھنے کی نیت سے ہو تو ہرج نہیں ہے۔ یعنی ایسی جگہ جہاں سیلاب وغیرہ کا اندیشہ ہو اور اس میں بھی تکلفات جائز نہیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۴۳۳)

93

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۲۷ تبوک۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد سے نسبتاً آرام ہے۔ مگر ضعف اور کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

○ مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس نائیجیریا تین ماہ کی رخصت پر ۹ ستمبر کو پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ راستے میں انہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

کراچی میں ۱۱ ستمبر کو مکرم ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے کیپٹن سید محمد عیسٰی یوسف صاحب کا نکاح عزیزہ شمع اشرف صاحبہ بنت کیپٹن سید محمد اشرف صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپے مہر پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ یہ نکاح جانبین کے لئے ہر طرح سے برکات کا موجب ہو آمین۔

۱۴ ستمبر کو (بروز ہفتہ) مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیگر امور کے علاوہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے مغربی افریقہ میں مزید احمدیہ ڈسپنسریوں کے قیام کے سلسلہ میں بعض ضروری معلومات حاصل کیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت نائیجیریا میں دو ڈسپنسریاں خدمتِ خلق میں مصروف ہیں۔ عنقریب ہی انشاء اللہ غانا میں بھی ڈسپنسری کھولی جا رہی ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال کی ہاتھ سے تیار کردہ اشیاء (دستکاری، صنعتی نمونہ جات، تعلیمی و تبلیغی چارٹ یا کوئی اختراع وغیرہ) کی نمائش حسب سابق منعقد ہوگی۔ جس میں بہترین نمونے پیش کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ؍تبوک ۱۳۴۷ ہش

صحبتِ صالح ترا صالح کند

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحبتِ صادقین کے متعلق بھی کثرت سے معارف بیان فرمائے ہیں۔ اس موضوع پر آپ نے اتنا زور دیا ہے اور اس کا فلسفہ اتنی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان آسانی سے اس کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

" انسان اصل میں انسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے، دوسرا انس انسان سے چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے، اور اپنی ہی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے، اس لئے کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے جس سے خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے او جسے ہم تجربۃً دیکھتے ہیں۔ جیسے کہ وہ باہر آ جاتا ہے۔ اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے۔ جو صادق کی صحبت میں تیار ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صلا)

آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

" رسم اور عادت کی غلامی سے انسان اسی وقت نکل سکتا ہے۔ جب وہ عرصہ دراز تک صادقوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے نقشِ قدم پر چلے۔" (ایضاً ص۳۴۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر اصلاحِ نفس کے تین پہلو بتائے۔ ان میں سے تیسرا "صحبتِ صادقین" فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"تیسرا پہلو حصولِ نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یعنی اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو تاکہ ان کے انوار و برکات کا پرتو تم پر پڑتا رہے۔ اور خانۂ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبتِ الٰہی کی آگ سے جلا کر نورِ الٰہی سے بھر دے۔"

(البدر ۱۰ ؍جنوری ۱۹۰۵ء)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں جا بجا صحبتِ صادقین پر ہر پہلو سے زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق کی اشاعت و تبلیغ کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے صحبتِ صادقین پر توجہ دلائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی واضح تر بات یہ ہے کہ اسلام ایک مسلسل اور وسیع نظام ہے اور کوئی مسلمان تنہا اور دوسروں سے الگ تھلگ رہ کر اسلامی اخلاق کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ اسلام میں محض عبادت کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ جب تک انسان میں اندرونی تبدیلی نہ ہو۔ اور وہ حقیقی طور پر صالح نہ بن جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

یعنی نماز انسان کو فحشا سے بچاتی ہے۔ لہذا نماز وہی نماز ہے جو انسان کو اخلاقِ عالیہ کے لباس سے ملبس کر دے اور جہاں نماز پر زور دیا گیا ہے وہاں باجماعت نماز پر بھی توجہ دلائی ہے:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

یعنی نماز نمازیوں کے ساتھ مل کر ادا کرو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان ایک دوسرے سے اثر انداز ہوتا ہے اور جیسا کہ کہتے ہیں خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن دوسرے مومن سے اثر لیتا ہے اور حدیث

اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے۔ یعنی انسان دوسرے کا اثر لیتا ہے۔ اور اپنا اثر اس کو دیتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو وقف عارضی کی تحریک فرمائی ہے۔ یہ بھی دراصل ایک پہلو سے صحبتِ صالحین کے تقاضے کو پورا کرتی ہے۔ جو شخص وقف کرتا ہے یقیناً وہ ذاتی تقوے کے جذبہ سے ایسا کرتا ہے۔ اس لئے جب وہ دوسرے مقام پر جا کر دوستوں کی تعلیم و تربیت میں اپنا وقت صرف کرتا ہے۔ تو دراصل وہ صحبتِ صالحین کے پہلو کو ایک طرح تقویت دیتا ہے۔ جو لوگ اس کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ دوسرے بھی جو ذرا سست ہوتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی آنا شروع کر دیتے ہیں اس طرح فیض آگے چلتا ہے:

ان کا شیوہ ہی چشم پوشی ہے

جس کو خوفِ خدا نہیں ہوتا — اس سے کوئی بھلا نہیں ہوتا
دل جو دردآشنا نہیں ہوتا — وہ کسی کام کا نہیں ہوتا
ایسے دعوے کو کیا کرے کوئی — جو کبھی بھی وفا نہیں ہوتا
زیست کی الجھنیں ہی زیست ہے — غم بھی بے مدعا نہیں ہوتا
میں نے خاروں سے زندگی لی ہے — بدہمیشہ بُرا نہیں ہوتا
گل سے بہتر تو خار ہے ہمدم — کبر جس میں ذرا نہیں ہوتا
کتنا بدبخت ہے وہ دل جس میں — خوفِ روزِ جزا نہیں ہوتا
ان کا شیوہ ہی چشم پوشی ہے — ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
جس کی فطرت میں خود نمائی ہو — وہ بشر باصفا نہیں ہوتا
نہ سہی گر نہ اس نے کی توبہ — سب کا دل ایک سا نہیں ہوتا
جس سے راضی نہیں رسولِ خدا — اس سے راضی خدا نہیں ہوتا
ہمنشینو! سنو کہ حزبُ اللہ — کبھی بے مقتدا نہیں ہوتا
راہرو بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں — جب کوئی راہ نما نہیں ہوتا
مرشدِ کامل کی راہبری کے بغیر — کوئی طے راستہ نہیں ہوتا
غرق ہو جاتے ہیں سفینے بھی — جب کوئی ناخدا نہیں ہوتا
مردِ مومن کو اپنے رب کے سوا — آسرا دوسرا نہیں ہوتا
پا کے اک مرتبہ مقامِ فنا — پھر کبھی وہ فنا نہیں ہوتا

دل خدا سے ہی بس لگا صدیق
آدمی باوفا نہیں ہوتا

محمد صدیق امرتسری ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

مجاہدِ احمدیت حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مالاباری کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھارت کے جنوبی علاقہ مالا بار (کیرالہ) کے نامور عالمِ دین، خدمتِ اسلام کے متوالے اور نہایت متین و سنجیدہ بزرگ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مالاباری رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ اتنے دور دراز علاقے کا ایک بچہ تعلیمِ دین سیکھنے کے لئے قادیان میں آیا تھا۔ اسے اپنے وطن پینگاڈی مالابار میں "بی عبد اللہ" کہتے تھے قادیان میں وہ عبد اللہ مالاباری کے نام سے مشہور ہوا۔ نہایت ہونہار اور محنتی نوجوان تھا۔ قادیان کے مقدس علمی ماحول نے اس نوجوان کو خاص رنگ سے رنگین کر دیا مسافت کے دور ہونے کے باعث مدرسہ کی ہر سال کی تعطیلات میں گھر جانے کا موقعہ نہ ہوتا تھا کئی سال کے بعد اپنے وطن جاتے تھے ورنہ تعطیلات بھی مطالعہ اور تحصیل معلومات میں ہی قادیان میں ہی بسر ہوتی تھیں۔ انہیں مطالعہ کا غیر معمولی شوق تھا۔

وہ مدرسہ احمدیہ میں مجھ سے کئی سال آگے تھے مگر بیماری کے باعث ان کو تعلیم میں توقف کرنا پڑا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس میں ہم اکٹھے پڑھتے تھے۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کی آٹھویں جماعت مولوی فاضل ہوتی تھی اور اسی جماعت میں طلباء پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا کرتے تھے۔ ہم نے ۱۹۲۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ ہم سات طالب علم تھے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم ساتوں ہی کامیاب ہو گئے اور میرے نمبر یونیورسٹی میں کامیاب ہونے والوں میں سے سب سے زیادہ تھے محترم اخویم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری ہی میرے وہ ہم جماعت تھے جن کے متعلق مجھے خیال تھا کہ شاید ان کے نمبر مجھ سے زیادہ ہو جائیں جس سے ظاہر ہے کہ وہ جماعت میں نہایت ہوشیار اور ذہین طالب علم تھے۔ مولوی صاحب موصوف کی طبیعت ابتداء سے ہی ایسی سلجھی ہوئی تھی کہ کسی سے لڑائی جھگڑا کی کبھی نوبت نہ آتی تھی بلکہ آپ بعض طلبہ کے باہمی تنازعات کا نہایت خوش اسلوبی سے سمجھوتہ کرا دیا کرتے تھے۔ طبیعت نہایت محققانہ تھی بات کی تہ تک جاتے تھے اور سطحی و سرسری معلومات پر قانع نہ ہوتے تھے۔ مولوی فاضل کے بعد کچھ عرصہ ہمارے ساتھ ہمارے استاذ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس بھی تعلیم پاتے رہے۔ ان دنوں مبلغین کلاس کے لئے ہمہ وقت اور جملہ مضامین کے لئے حضرت حافظ صاحب رضؓ ہی استاذ ہوتے تھے۔ آپ کی طرزِ تعلیم نہایت دلربا اور دلنشین تھی اور طلبہ کو نہایت بے تکلفی سے آپ پڑھاتے تھے۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب مالاباری نے بھی اس آخری کلاس سے کافی استفادہ فرمایا۔

ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ بھی اپنی نظیر آپ تھے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضؓ حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضؓ، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہم ان میں نمایاں تر تھے۔ ان جملہ اساتذہ کی تدریسی کاوشوں سے اخویم مولانا محمد عبد اللہ صاحب مالاباری نے بہت فائدہ اٹھایا تھا اور وہ علوم کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے وطن کو واپس ہو گئے۔

عالم تو دنیا میں بہت ہیں مگر مرحوم مولانا ایک بلند پایہ روحانی عالم تھے تقوےٰ سے زندگی بسر کرنے والے عالم تھے۔ ہم ایک ساتھ رہے ہیں۔ کلاس فیلو ہیں۔ تعلیمی میدان میں مسابقت اور مقابلہ بھی ہوتا تھا۔ کھیل کے میدان میں بھی مقابلے ہوتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف ہاکی کے اچھے کھلاڑی تھے مگر اس سارے عرصہ میں ہر پہلو سے موصوف ایک تقوےٰ شعار احمدی عالم تھا۔ دین سے ان کو شغف تھا اور تحقیق اور ریسرچ ان کی غذا تھی۔ انہوں نے تحصیلِ علم کے بعد پوری زندگی خدمتِ دین میں صرف کی ہے۔ مالابار میں عربی زبان کا خاصہ رواج ہے اس لئے مخالفین کے مقابلہ کے لئے مرحوم کو بھی خاص تیاری کرنا پڑتی تھی۔ گھنٹوں تقریر کر سکتے تھے۔ دشمنانِ حق کے مقابلہ میں پورے جوش اور کامل قوتِ ایمانی کے ساتھ ڈٹ جاتے تھے۔ تحریر کا بھی خوب ملکہ تھا۔ انہیں اس وقت تک چین نہ پڑتا تھا۔ جب تک دشمن کے تحریری حملہ کا مسکت جواب تحریر سے نہ دے لیتے تھے۔ میں جن دنوں فلسطین میں تھا وہاں اسی سلسلہ میں خط و کتابت جاری رہتی تھی اور پاکستان کے قیام کے بعد بھی یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ انہیں نادر اور علمی کتابوں کے حصول کا بہت شوق تھا۔ مالی تنگی کے باوجود اس شوق کو پورا کرتے تھے۔ ملیالم میں ایک رسالہ ایڈٹ کرتے تھے۔ پورا تبلیغی کام کرتے تھے۔ اپنے علاقہ کی تمام جماعتوں کی تربیت کا پورا اہتمام فرماتے تھے۔ مالا بار میں اردو کم سمجھی جاتی ہے اس لئے گویا مولانا ہی اس علاقہ کے احمدیوں کے لئے مشعلِ راہ اور واسطہ تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس علاقہ میں احمدیوں کی کافی تعداد ہے اور بہت سی مخلص اور فدائی جماعتیں موجود ہیں ان میں کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے مولانا مرحوم کو اس بات کا خاص خیال رہتا تھا کہ میرے بعد اس علاقہ میں احمدیت کے علم کو بلند کرنے والے اہلِ علم موجود رہیں۔ چنانچہ کئی طلبہ قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر اور مولانا کے زیرِ تربیت رہ کر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب اس قابل ہیں کہ اس خطۂ زمین میں احمدیت کے پرچم کو بلند سے بلند تر کرتے جائیں جو مولانا مرحوم کی روح کے لئے مسرت و شادمانی کا موجب ہو گا۔

مولانا عبد اللہ صاحب میرے صرف کلاس فیلو نہ تھے بلکہ نہایت بے تکلف دوست اور روحانی بھائی تھے۔ ان کی طرف سے خط و کتابت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا۔ وہ رسالہ الفرقان کے بھی بہت مداح تھے اور ذرا تاخیر ہو جائے تو بہت محسوس کرتے تھے۔ ان کا یہ شکوہ بجا ہوتا تھا کہ میں ان کے ہر خط کا جواب نہیں دے سکتا تاہم قیامِ پاکستان کے بعد میں جتنی دفعہ قادیان گیا ہوں ان سے یا ملاقات ہوتی رہی ہے یا کم از کم تجدید خط و کتابت کرتا رہا ہوں بلکہ ہم جلسہ سالانہ پر پہنچنے کے بارے میں پہلے سے پروگرام بنا لیتے تھے۔ ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ آئیں تو خود ورنہ کسی آنے والے بھائی کے ہاتھ مالا بار کے ناریل ضرور بھیجتے تھے جو میں یادگارِ محبت کے طور پر ربوہ لاتا تھا۔ قادیان کے ہر جلسہ پر ملاقات میں وہ نہایت حسرت سے اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ کاش میں ربوہ جا سکوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کر سکوں۔ جس درد سے وہ اس خواہش کا اظہار فرماتے تھے اس سے خود بھی آبدیدہ ہو جاتے تھے اور ہمیں بھی رلا دیتے تھے۔ پاسپورٹ میسر نہ آنا ان کی راہ میں روک تھا۔

ایک عظیم اور قابلِ تقلید خوبی مولانا مرحوم میں یہ تھی کہ وہ بالکل بے نفس تھے۔ انہیں ایسے لوگوں سے طبعی طور پر نفرت ہوتی تھی جن میں ریاء یا تکلف نظر آتا ہو۔ ان کی زندگی بالکل درویشی کی زندگی تھی۔ میں ان کو اولیاء الرحمان میں سے سمجھتا رہا ہوں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جاتا

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء/اکتوبر میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہے۔ ان کے اپنے علاقہ کے لوگوں پر انکا خاص روحانی اثر تھا۔ ہر سالانہ جلسہ پر ان کے ہمراہ چند احباب ضرور آتے تھے۔ مولانا مرحوم کی محبت کے باعث میں مالابار کے طلبہ اور دوسرے احباب سے دلی لگاؤ رکھتا ہوں اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ وہ بھی مجھ سے خاص انس رکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مولانا مرحوم نے ان کے کان میں پھونک دیا ہو۔ مالابار کے لوگ مچھلی بہت عمدہ پکاتے ہیں۔ قادیان کے ہر سالانہ جلسہ پر جب میں جاتا ہوں تو یہ عزیز ہجوم اور مصروفیت کے باوجود ایک دو مرتبہ ضرور مچھلی کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس محبت کی جزا دے۔ آمین۔ یہ سب احمدیت کے طفیل اور مولانا عبد اللہ صاحب مرحوم کی وجہ سے ہے جو ایک بے لوث محبت کرنے والے وجود تھے۔ گزشتہ سالوں میں ہر سال قادیان کے جلسہ کے موقعہ پر ہم اکٹھا فوٹو لیا کرتے تھے مولانا بھی بیمار اور بوڑھے تھے اور میں بھی اسی زمرہ میں شامل ہوں۔ احساس رہتا تھا کہ وہ سال بھی آنے والا ہے جب یہ صورت نہ ہوسکے گی سو وہ آ گیا ہے

قَدْ كَانَ مَا خِفْنَا أَنْ يَكُونَ
فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

محترم مولانا محمد عبد اللہ صاحب جنوبی ہند میں احمدیت کا ستون اور اسلام کے دفاع کے لئے جری پہلوان تھے۔ ہم سب نے مرنا ہے مگر درحقیقت زندگی وہی ہے جو خدمتِ دین میں گزر جائے۔ دل افسردہ اور حزیں ہے مگر یہ تسلی ہے کہ ہمارے بزرگ بھائی نے اپنی طاقت کے مطابق حق ادا کر دیا ہے وہ محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں جیتا رہا اس نے خدا کے پاک مسیحؑ کی آواز کی زندگی بھر منادی کی۔ آؤ ہم سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمات کو قبول فرمائے اور اسے جنت الفردوس میں بلند درجات بخشے اور اس سرزمین کو ہزاروں لاکھوں مخلص خدام احمدیت عطا فرمائے۔ مرحوم کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کے بچوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین یا ربّ العالمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ۔ کہ مورخہ ۹/۹/۶۸ کو تار ملا کہ مکرم محترم بی عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی تھے اور سلسلہ کے نہایت مخلص مبلغ تھے لہٰذا یہ معاملہ برائے ریکارڈ مجلس میں پیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنے خاص اجلاس میں مکرم محترم مولوی بی۔ عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل کی وفات پر جو بتاریخ ۹-۹-۶۸ بعمر قریباً تہتر سال واقع ہوئی ہے ان کی خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ریکارڈ کرتی ہے۔ مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی اور مبلغین جماعت میں کامیابی حاصل کی اور ۱۹۳۱ء سے تا مرض الموت قریباً پینتیس سال اپنے اعلیٰ علم تقویٰ اور بے پایاں جذبۂ اعلائے کلمۃ اللہ کے ساتھ اپنے وطن مالابار میں شدید مخالفتوں کے باوجود احمدیت کو فروغ دیا اور چند سال قبل تک کی تمام جماعتوں کا بیشتر حصہ آپ ہی کی جانفشانی اور حسن کارکردگی کا مبارک نتیجہ تھیں۔ بزرگ اساتذہ جن سے آپ نے قادیان میں فیض تعلیم و تربیت پایا تھا۔ آپ کی زندگی ان بزرگوں کے اخلاقِ فاضلہ کا عکس تھی۔ آپ بے نفس اور متانت اور وقار اور انکسار کے حامل بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی مادری زبان میں احمدیت کے متعلق لٹریچر پیدا کیا اور اس مادری زبان بولنے والوں کی وجہ سے سیلون میں بھی آپ کو دعوۃ و تبلیغ کے لئے بار بار بھجوایا جاتا رہا۔ آپ کے علم کا اغیار پر خاص رعب تھا اور جماعتِ احمدیہ پر آپ کے اتقاء کا خاص اثر تھا۔ آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رکنیت کا اعزاز ۱۹۳۱ء سے حاصل تھا ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاص فضل و رحم سے مرحوم کو درجاتِ رفیعہ سے نوازے اور ان کی ہر دو اہلیہ صاحبہ اور اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

برائے توجہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان

ممبران فضل عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال کے لئے جنرل اجلاس مورخہ ۱۷ رماہ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۷-۹-۶۸ میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔

سرپرست:۔ محترم ہومیو پیتھک ڈاکٹر فضل الرشید صاحب آف کراچی۔

صدر:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ

جنرل سیکرٹری:۔	”	ملک بشارت احمد ربوہ
فنانشل سیکرٹری:۔	”	صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی ربوہ
نائب ” ”	”	ناصر احمد صاحب صدیقی ربوہ
سیکرٹری ہومیو پیتھک کالج:۔	”	راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ
سیکرٹری ہومیو پیتھک ہسپتال:۔	”	مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ

علاوہ ازیں فیصلہ ہوا ہے کہ ہر مقام پر احمدی ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان کو فضلِ عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ کا ممبر بننے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ لہٰذا ایسے ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان ممبر بننے کے لئے بذریعہ ڈاک مطلع فرمائیں۔

(خاکسار جنرل سیکرٹری)

ضرورت

ہوسٹل جامعہ نصرت میں ایک محنتی اور دیانت دار باورچن کی ضرورت ہے۔ عام طور پر روٹیاں پکانے کی ڈیوٹی ہوگی۔ تنخواہ حسبِ تجربہ دی جائے گی۔ درخواستیں پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ یکم اکتوبر تک زیرِ دستخطی کو پہنچ جائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

جلسہ تقسیم انعامات

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی طرف سے سال کے اختتام پر مورخہ ۲۸ رتبوک (۲۸ ستمبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب گول بازار میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا جائے گا۔ تمام خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں ضرور حاضر ہوں۔ نیز انصار بزرگان کی تشریف آوری بھی ہماری حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔ (مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا۔ میرے والد محترم عبد الرحیم صاحب بدر الدین صاحب اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد السلام مبشر۔ ربوہ)

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵، ۲۶، ۲۷ راخاء (اکتوبر) میں احباب کثرت سے شرکت فرماویں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

95

حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل مرحوم

مکرم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم اے ربوہ

میرے خسر محترم حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی اصحاب میں شمولیت کا لازوال فخر حاصل ہوا۔ آپ کے کردار، خیالات پر اور آپ کی شخصیت پر حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا خاص اثر تھا۔ آپ ایک مشفق حلیم الطبع دردمند دل رکھنے والے، اپنے اور بیگانوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے بہت دعائیں کرنے والے، وضعدار اصول پسند، تقویٰ شعار اور بے نفس عالم باعمل بزرگ تھے ساری عمر بے لوث اور انتھک طریق پر جانفشانی کے ساتھ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی اور تراسی سال کی عمر میں مورخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۴۰ہش کو آپ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ۱۸۸۵ء میں موضع رن ضلع گجرات کے ایک شریف اور پابند صوم و صلوٰۃ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ تین بھائیوں میں سے آپ بڑے تھے۔ والد گاؤں میں پٹواری تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ ان کا بڑا فرزند بھی ضروری تعلیم حاصل کر کے اسی محکمہ میں ملازمت اختیار کرے اُس زمانہ میں مساجد میں حاصل کردہ ابتدائی دینی تعلیم کو ہی کافی سمجھا جاتا تھا۔ دنیاوی تعلیم کی طرف رجحان مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ ابتدائی دینی تعلیم کے بعد آپ نے گاؤں میں ہی پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور مزید تعلیم کے لئے گجرات جانا پڑا۔ جب مڈل کر چکے تو اب والدین کے ارادے کچھ اور تھے لیکن آپ کو مزید تعلیم کے حصول کا بہت شوق تھا۔ آخر یہی شوق انہیں چودہ پندرہ سال کی عمر میں ریاست بھوپال میں لے گیا۔ وہاں ایک سال کے لگ بھگ قیام کیا۔ اسی دوران آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کی وساطت سے آگاہی حاصل ہوئی۔ مذہب سے آپ کو فطری لگاؤ تھا۔ دینی علم کی طرف آپ شروع سے ہی رغبت رکھتے تھے۔ اسی علمی ذوق و شوق کے باعث آپ ہمیشہ جرأت و کاوش سے علمی تشنگی بجھاتے اور تلاش حق کی جستجو پر ہر آن مائل رہتے تھے

۱۹۰۰ء کے اواخر میں آپ بھوپال سے لاہور پہنچے اور ایک مسجد میں قیام کیا لاہور میں حضرت مسیح موعود کی سخت مخالفت تھی۔ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف مذموم حرکات اور دشنام طرازیاں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا لیکن آپ اس وقت تک تسلی نہیں پا سکتے تھے۔ جب تک کہ خود مطالعہ کر کے حقیقت حال معلوم نہ کر لیں۔ چنانچہ آپ قادیان پہنچے مسجد میں حضور علیہ السلام کے دیدار سے شرف یاب ہوئے۔ مجلس علم و عرفان میں بیٹھ کر حضور کے ارشادات عالیہ سے مستفیض ہوئے اور جلد ہی حق و صداقت آپ پر ظاہر ہو گئی۔ آپ نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا اعزاز پایا۔ حصولِ علم کا شوق اتنا تھا کہ آپ واپس اپنے وطن صرف اس خدشہ کے باعث نہ گئے کہ کہیں ان کے والد انہیں وہیں نہ روک لیں اپنی تعلیم قادیان میں جاری رکھی اور انٹرنس کا امتحان پاس کر لیا۔ تب آپ کو مدرسہ احمدیہ میں بطور عربی استاد کے خدمت کا موقع ملا۔ شروع ہی سے آپ اپنے فرائض انتہائی احتیاط اور احساسِ ذمہ داری سے ادا کرنے کے عادی تھے طالب علمی کے زمانہ ہی سے آپ مختلف الانواع علمی مشاغل میں مصروف و منہمک رہتے۔ جب کبھی سلسلہ کے بزرگ مناظروں اور مباحثوں میں شریک ہوتے آپ بھی بڑے شوق سے حوالہ کی کتب باندھ کر ان کے ہمراہ ہو لیتے۔ اور مناظروں کے دوران مختلف کتب میں سے ضروری حوالہ جات ڈھونڈ ڈھونڈ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ برموقع و برمحل ضروری حوالے نکال کر فریق مخالف کو لاجواب کرنے میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ذہن بہت باریک بین اور یادداشت بہت تیز تھی۔ بعض دفعہ تو مناظروں میں حصہ لینے والے بزرگ بھی حیرت کا اظہار کرتے کہ کس طرح آپ بحث کا رخ دیکھ کر از خود موقع محل کے مطابق موزوں حوالے سامنے رکھ دیتے۔

ستمبر ۱۹۰۷ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔ وقفِ زندگی کے لئے ایک شرط یہ تھی کہ "کوئی معاوضہ نہ لوں گا چاہے مجھے درختوں کے پتے کھا کر گزارا کرنا پڑے میں گزارہ کروں گا اور تبلیغ کروں گا" اس عہد آفرین تحریک پر لبیک کہنے والے اولین گروہ میں آپ بھی شامل تھے۔ وقف کے لئے پیش کرنے والوں کی ابتدائی فہرست جو حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں پیش کی گئی۔ اس میں آپ کا گیارھواں نمبر تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ ۵۰۵)

مدرسہ احمدیہ قادیان میں دو اڑھائی سال آپ تعلیم و تدریس کی خدمت سے منسلک رہے اس کے بعد لاہور جا کر قانون کا امتحان پاس کرنے کی غرض سے پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ خدا تعالیٰ نے کچھ وظیفہ کا بھی انتظام کر دیا۔ قانون کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے پریکٹس شروع کی اور ابتداء میں ہی اچھی خاصی کامیابی حاصل ہوئی۔ مقدمات کی پیروی اور قانونی امور میں آپ بہت ہی احتیاط اور انہماک کے ساتھ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض تقویٰ کو ہمیشہ مدنظر رکھ کر سرانجام دیتے۔ غلط مقدمات اور جھوٹی گواہیوں کا تصور بھی آپ اپنے ذہن میں نہ لاتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کے اخلاق و کردار اور پیشہ ورانہ قابلیت پر آپ کے بعض بزرگ رفقائے کار کے الفضل میں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۱۲ء کے لگ بھگ آپ بہت بیمار ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو اس بیماری کا علم ہوا تو مسجد میں آپ کے لئے دعا کی خاص تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کام کا آدمی ہمارے ہاتھ سے جا رہا ہے۔ دوست ان کی صحت کے لئے دعا کریں" اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی رنگ میں صحت عطا فرمائی۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی نور الحسن صاحب شاکر آف حیدرآباد دکن عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بہت علاج معالجے کے بعد بھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(مبشر احمد طاہر متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ مبارکباد کی مستحق ہیں جنہوں نے اپنا بجٹ سال رواں اسر ظہور تک سو فیصدی وصول کر کے مرکز کو ارسال کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ دوسری مجالس کو بھی ان مجالس کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔

نام مجلس معہ ضلع	نام مجلس معہ ضلع	نام مجلس معہ ضلع	نام مجلس معہ ضلع
ٹوپی ضلع مردان	چک نمبر ۲۰۸ گ ب ضلع لائلپور	تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ	گوٹھ علی محمد ضلع خیرپور
دوالمیال ؍؍ جہلم	؍؍ ؍؍ ۲۷۶ ر ب ؍؍ ؍؍	۱۰/۶۳ ؍؍ شیخوپورہ	گوٹھ فتح دین ؍؍ ؍؍
رسول ؍؍ گجرات	ناندے والہ ؍؍ ؍؍	جھنگڑ عالم والا ؍؍ ؍؍	جالپور ؍؍ ؍؍
منڈی بہاؤالدین ؍؍ ؍؍	ماڈل کالونی ؍؍ ؍؍	آئنہ ؍؍ ؍؍	صوبہ ڈیرو ؍؍ ؍؍
چک نمبر ۳۳ جنوبی ؍؍ سرگودھا	چک نمبر ۲۶۹ ر ب ؍؍ ؍؍	ملتان ؍؍ ملتان	شریف مغلاں ؍؍ جیکب آباد
؍؍ ؍؍ ۳۵ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۶۹/۶-R ؍؍ بہاولنگر	دنیا پور ؍؍ ؍؍	باندھی ؍؍ نوابشاہ
؍؍ ؍؍ ۳۸ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۸۲/۶-R ؍؍ ؍؍	جہانیاں ؍؍ ؍؍	گوٹھ امام بخش ؍؍ ؍؍
؍؍ ؍؍ ۶۲ ؍؍ ؍؍ ؍؍	موضع جھول ؍؍ رحیم یارخان	کوٹھے والا ؍؍ ؍؍	قمر آباد ؍؍ ؍؍
؍؍ ؍؍ ۸۱ شمالی ؍؍ ؍؍	چک نمبر ۶۵ پی ؍؍ ؍؍	۳۹۰/W.B ؍؍ ؍؍	محراب پور ؍؍ ؍؍
؍؍ ؍؍ ۹۸ ؍؍ ؍؍ ؍؍	چک نمبر ۱۳۳ پی ؍؍ ؍؍	کبیر والا ؍؍ ؍؍	دوڑ رسول بخش ؍؍ ؍؍
بستی مسلم لنگیال ؍؍ سرگودھا	چک نمبر ۲۰ این پی ؍؍ ؍؍	۱۷۰/۱۰-R ؍؍ ؍؍	گوٹھ رحمت علی ؍؍ ؍؍
چک ۱۲۵ ر ب ؍؍ لائلپور	کوئٹہ ؍؍ کوئٹہ	غازی والا ؍؍ ساہیوال	اسلادھن ؍؍ دادو
؍؍ ۱۲۷ ر ب ؍؍ ؍؍	سبی ؍؍ ؍؍	۶/۱۱-L ؍؍ ؍؍	نصرت آباد اسٹیٹ ؍؍ تھرپارکر
؍؍ نمبر ۳۲ ج ب ؍؍ ؍؍	لاہور چھاؤنی ؍؍ لاہور	نبولہ ؍؍ ؍؍	بلوچ آباد ؍؍ ؍؍
؍؍ ؍؍ ۸۹ ؍؍ ؍؍ ؍؍	نوشکہ سیال ؍؍ سیالکوٹ	۱۳۰ ٹی ڈی اے ؍؍ مظفرگڑھ	چھنسر ؍؍ حیدرآباد
؍؍ نمبر ۱۰ گ ب ؍؍ ؍؍	گرمولا ورکاں ؍؍ گوجرانوالہ	گوٹھ غلام محمد ؍؍ خیرپور	ہوڈیاں جٹاں ؍؍ آزاد کشمیر
	چک ۹۵/P ؍؍ رحیم یارخان		

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ: سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایادار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر وہ خادم بقایادار متصور ہوگا۔ جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا اور جو باوجود مطالبہ کے ادا نہیں کرتا۔ سوائے اسکے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لی ہو۔

نوٹ: نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں۔ جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور مجلس عاملہ نے منتخب کیا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے مرکزی امتحانات مبتدی۔ متقدم اور سابق ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہو رہے ہیں۔ تمام مجالس خدام کو اچھی طرح تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم بھی ایسا نہ رہے جو امتحان میں شامل نہ ہو۔ پہلے دو امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

نصاب کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ مبتدی (۱) قرآن کریم پہلا پارہ مع ترجمہ (۲) حدیث:۔ نبی اس المومنین (۳) کتب سلسلہ: کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۲۔ متقدم:۔ (۱) قرآن کریم۔ سورۃ فاتحہ تا آخر سورۃ آل عمران (۲) حدیث:۔ حدیث الاخلاق۔ (۳) کتب سلسلہ:۔ فتح اسلام۔ ستر الخلافۃ۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ دعوۃ الامیر۔ عام دینی معلومات۔

۳۔ سابق:۔ (۱) قرآن کریم ابتداء سے آخر سورۃ کہف تک (۲) حدیث:۔ ریاض الصالحین سے چیدہ احادیث "حدیقۃ الصالحین"۔
(یہ کتاب دفتر وقف جدید سے مل سکتی ہے)

(۳) کتب سلسلہ:۔ نزول المسیح۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ پیغام صلح۔ مسیح ہندوستان میں۔ تذکرۃ الشہادتین۔ چشمہ مسیحی۔ راز حقیقت۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ منصب خلافت۔ نظام نو۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ سیرۃ خیر الرسل۔ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تین اہم امور۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۶۹-۱۹۶۸ (۴۸-۱۳۴۷) کا بجٹ جلد ارسال کریں۔

سال ۶۹-۱۹۶۸ء بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۳ اگست تھی مگر ابھی تک متعدد مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے بجٹ موصول نہیں ہوئے براہ مہربانی قائدین اس طرف توجہ دیں اور اپنی اولین فرصت میں بجٹ تشخیص کروا کر مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سالِ رواں ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے ابھی تک بعض ایسی مجالس بھی ہیں جنہوں نے سال رواں کا پچاس فی صد چندہ بھی ادا نہیں کیا۔ براہ مہربانی اس طرف توجہ دیں۔ اور کوشش کریں کہ سالانہ اجتماع سے قبل اپنا سال رواں کا چندہ ۱۰۰ فیصدی ادا کر دیں تاکہ سالانہ اجتماع پر شائع ہونے والی قابل تقلید مجالس میں آپ کی مجلس کا نام بھی شامل ہو سکے (مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ روز کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۴۳

میں چوہدری منور احمد ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم راجپوت فوجی ملازم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۳/۱۰ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں، میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲/۱۱-/ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری منور احمد معرفت امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ ۱۲/۷/۶۸
گواہ شد:۔ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی۔
گواہ شد:۔ محمد رشید ارشد سیکرٹری مال نوشہرہ کینٹ۔

مسل نمبر ۱۹۳۴۲

میں داؤد احمد ولد سردار علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت اکتوبر ۱۹۶۶ء ساکن قمر آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان موجود ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ داؤد احمد احمدی
گواہ شد:۔ کریم بخش وصیت ۱۶۵۲۱ صدر مجلس موصیان قمر آباد
گواہ شد:۔ عبد الہادی ناصر ۱۶۹۰۹ سیکرٹری مال قمر آباد

خادم کا تعلیمی کارڈ

خادم کا تعلیمی کارڈ:۔ جیسا کہ ہر خادم کو معلوم ہوگا کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۸، ۱۹ و ۲۰ اکتوبر کو ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقع پر دیگر مقابلہ جات کی طرح علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ:۔

۱۔ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں

۲۔ جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہونگے اسے خصوصی انعام دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ تعلیمی کارڈ بحساب سات پیسے فی کارڈ۔ دفتر مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر سے
ایڈیٹر

ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عظیم الشان پروگرام بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون کا تقاضا ہے کہ اس عظیم الشان کام کے لئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں ہر احمدی مرد عورت۔ اور بچہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ اس کے نتیجہ میں ہم اپنے محسن آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھ لیں کہ:-

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور (غیر ممالک) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

اللہ تعالےٰ تمام مخلصین کو اس عظیم الشان اور بابرکت کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی

(از احباب جماعت احمدیہ بھیرہ)

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب پنشنر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست ارسال فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں اللہ تعالےٰ ان سب کو دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

	وعدہ	وصولی	اضافہ
۱۔ مکرم شیخ محمد احسن صاحب پراچہ محلہ پراچگان بھیرہ	۲۵*	۲۵	۷۵
۲۔ قریشی عبدالرحمن صاحب اندرون دروازہ چنیوٹی بھیرہ	۵۰*	۵۰	۱۰۰
۳۔ مکرمہ صادقہ بی بی صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالرحمن صاحب	۵۰	۵۰	
۴۔ مکرم مخدوم بشیر احمد صاحب محلہ پراچگان بھیرہ	۲۵	۲۵	
۵۔ چوہدری اللہ بخش صاحب رکھ چراگاہ بھیرہ	۲۵	۲۵	
۶۔ ״ ״ محمد حیات صاحب	۵۰	۵۰	
۷۔ مکرمہ مس بگا محمد حسین صاحبہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز سکول بھیرہ	۵۰	۵۰	
۸۔ مکرم میاں محمد یار صاحب رکھ چراگاہ بھیرہ	۵	۵	

اعلان

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیپالپور ضلع ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا محترم شیخ محمد الدین صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے نام قطعہ ۱۲/۴۸ واقع محلہ دارالنصر رقبہ ۶ مرلہ میں سے نصف ۳ مرلہ اور قطعہ نمبر ۲/۷۶ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ ۱۶ مرلہ الاٹ ہے۔ یہ دونوں قطعات میرے نام منتقل کئے جائیں۔ میرے سوا مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اعلان

گیارہ ماہ گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک آمد بجٹ کے مطابق بہت ہی کم ہے جن لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ اصلاح و ارشاد موصول نہیں ہوا یا کم موصول ہوا ہے وہ اس کی طرف فوری توجہ دیں اور جلد از جلد اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ (سیکرٹری لجنہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

حب جدوار

جس کی تعریف حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲ تبوک ۱۳۴۷ ہش میں فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نسخہ کے مطابق نہایت احتیاط سے بنائی گئی ہیں ذیابطیس و کثرت بول کے لئے نہایت مفید گولیاں ہیں جملہ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور فاد زہر ہیں۔

قیمت فی شیشی ــــ تین روپے

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ تلفون نمبر ۳۸

شکریہ احباب ۹۶

میرے پیارے ابا جان میاں محمد سعید زعیم انصاراللہ ناظم اعلےٰ ضلع ملتان قضائے الٰہی کے تحت مورخہ ۱۹۶۸/۹/۱ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس موقعہ پر بے شمار بہن بھائیوں اور بزرگوں نے مجھے تعزیت نامے تحریر کئے اور میرے غم میں شرکت کی۔ میں فرداً فرداً خطوط کا جواب نہیں دے سکتی لہذا میں ان تمام بہن بھائیوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خدا تعالےٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

سعیدہ بیگم بنت میاں محمد سعید صاحب مرحوم معرفت فاطمہ جناح زنانہ ہسپتال۔ ملتان شہر

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خاص طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

اوکاڑہ۔ ساہیوال۔ بہاولنگر، بہاولپور۔ خانپور، رحیم یار خان۔ سکھر شکارپور۔ جیکب آباد۔ خیرپور میرس۔ نواب شاہ۔ حیدر آباد۔ بدین۔ تھرپارکر (سابق سندھ)

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران و مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے چچا مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب زیروی چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کی بحالی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبداللہ عربک ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول ۲۶۹ ر۔ب سیالکوٹ

۲۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے نائب امیر مکرم میاں خیر محمد صاحب کے بیٹے سکوٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ان دنوں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالواحد خان مبلغ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۳۔ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب غالب بی اے ایس سی ابن مکرم میاں شیخ نواب دین صاحب دارالفضل ربوہ دماغ کی رگ سے خون بہہ جانے سے بائیں طرف (پاؤں اور بازو) بے حس ہو گئے تھے۔ دو ماہ تک جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں زیر علاج رہے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے گو چلنے سے ابھی کمزوری معلوم ہوتی ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

۴۔ عزیزم سید منیر احمد صاحب جو قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے اور مکرم سید سمیع احمد صاحب انجینئر لیوا ڈی اے کے صاحبزادے ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ خیر و عافیت سے پہنچا دے اور خدمت سلسلہ کی بھی توفیق عطا کرے۔

(صوبیدار محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ لاہور)

۵۔ میری چھوٹی دو بچیاں سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ شافی خدا اپنے فضل سے صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔

(محمدہ شاہدہ اہلیہ قریشی خلیل احمد ماڑی پور کراچی۔ حال گوجرانوالہ سٹیلائٹ ٹاؤن ۲۔ ۶/۷ کوٹھی)

زد جام عشق حضرت خلیفہ اول کا ترتیب دیا ہوا لاجواب نسخہ اعضاء اور پٹھوں کی طاقت کیلئے بے نظیر تحفہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

کا

بی اے کے امتحان کا شاندار نتیجہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت کا بی اے کا نتیجہ سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی نہایت شاندار رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں جامعہ نصرت سے ۳۹ طالبات نے شرکت کی تھی۔ ان میں سے ۳۰ طالبات کامیاب ہوئی ہیں ۵ طالبات کا کمپارٹمنٹ لیٹر آدل ہے یعنی نتیجہ بعد میں آئے گا۔ امید ہے کہ یہ طالبات بھی کامیاب ہو جائیں گی۔

رزلٹ لیٹر آن کو شامل کئے بغیر کامیاب طالبات کے نتیجہ کی اوسط فیصد ۷۶٫۹ ہے جبکہ پنجاب یونیورسٹی کا نتیجہ ۱٫۲۶ ہے

مس نصرت تنویر اپنے کالج میں ۴۶۸ نمبر لے کر اول رہیں نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
۱	نعیمہ طاہرہ	۴۰۱
۲	رشیقہ سعدیہ	۳۲۹
۳	مبارکہ کلثوم	۳۹۴
۴	انیسہ بیگم	۴۲۶
۵	سلیمہ قمر	۳۸۳
۶	قمر النساء	۳۲۸
۷	نصرت تنویر	۴۶۸
۸	امۃ الغفور	۴۳۸
۹	رفعت شہناز	۳۷۵
۱۰	سکینہ ارشاد	۳۴۸
۱۱	ناہید گلشن	۳۶۳
۱۲	زبیدہ رشید	۳۴۳
۱۳	امۃ الحی مرزا	۳۶۸
۱۴	امۃ الشافی	۳۴۳
۱۵	شمیم باری	۳۳۰
۱۶	امۃ الوہاب	۴۳۰
۱۷	شمیم اختر	۳۷۴
۱۸	عارفہ	۳۹۹
۱۹	قمر سلطانہ	۳۷۰
۲۰	امۃ الکریم	۳۵۵
۲۱	ریحانہ سعید	۳۳۵
۲۲	فرحت احمد	۳۸۳
۲۳	امۃ اللہ باری	۴۲۸
۲۴	امۃ الباسط	۳۷۳
۲۵	امۃ السلام	۳۴۳
۲۶	مسرت بی بی	۳۵۵
۲۷	طیبہ صدیقہ	۳۸۷
۲۸	شاہدہ نجمہ	۴۰۸
۲۹	جمیلہ اختر	۳۱۳
۳۰	بشریٰ پروین	۳۲۸
۳۱	نصیرہ شریف	نتیجہ بعد میں آئے گا
۳۲	بشریٰ نسرین	؍؍
۳۳	ضیاء خاور	؍؍
۳۴	امۃ المومن ملک	؍؍
۳۵	رشیدہ اختر	نتیجہ بعد میں آئے گا
۳۶	شاہدہ	اکنامکس میں کمپارٹمنٹ
۳۷	نسیمہ	پولیٹیکل سائنس، عربی، ہسٹری
۳۸	ثریا مظفر	انگلش اردو پولیٹیکل سائنس ؍؍
۳۹	امۃ الرشید طاہرہ	میزان میں فیل

نتیجہ ایک نظر میں

کل طالبات جو امتحان میں شریک ہوئیں	۳۹
پاس	۳۰
نتیجہ جن کا بعد میں آئے گا	۵
کمپارٹمنٹ	۱
فرسٹ ڈویژن	۵
سیکنڈ ڈویژن	۱۵
تھرڈ ڈویژن	۱۰
پاس فی صد بعد میں آنے والا نتیجہ شامل نہ کر کے	۷۶٫۹
پاس فی صد بعد میں آنے والا نتیجہ شامل کر کے	۸۹٫۷

(پرنسپل)

اعلان داخلہ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ میں سال اول کا داخلہ شروع ہے۔ انٹرویو مورخہ یکم و دو، تین اکتوبر ۱۹۶۸ء کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک دفتر جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ داخل ہونے والے طلباء اپنے سرپرستوں کے ہمراہ وقت پر جامعہ میں پہنچ جائیں۔ اور اپنی اسناد بھی ساتھ لائیں۔ فارم داخلہ اسی روز دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کریں۔ داخلہ کے بعد فوراً کلاس شروع ہو جائے گی۔ اس لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ)

"چوتھا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے فضل سے چوتھا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۴-۵-۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کی نامور ٹیمیں مثلاً ریلوے واپڈا کشمیر کلب وغیرہ حصہ لے رہی ہیں۔ اور ایسے کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں کہ جن کا کھیل دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر مرکز کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جس کی شرح حسب ذیل ہے۔

ٹکٹ خاص بینچ	۲۵ روپے	ٹکٹ کرسی	۱۰ روپے
عام یومیہ ٹکٹ	۷۵ پیسے	بچوں کے لئے	۳۰ پیسے
سیزن ٹکٹ	ایک روپیہ پچاس پیسے	بچوں کے لئے	۷۵ پیسے

(محمد الدین ناز سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

درخواست دُعا

مکرم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ جن کے ایکسیڈنٹ کے بارہ میں قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ ابھی تک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ اور زیر علاج ہیں۔ دائیں بازو کی ہڈی ابھی تک اپنی صحیح جگہ پر نہیں جڑی تھی۔ گزشتہ روز پھر بیہوش کر کے اسے ٹھیک کیا گیا ہے۔ اسی طرح گھبراہٹ اور بے چینی بہت محسوس ہوتی ہے۔ نیند بھی کئی روز سے نہیں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم پراچہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے محترم پراچہ صاحب ان تمام دوستوں کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی صحت کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور مزاج پرسی کے لئے خطوط لکھے ہیں یا خود تشریف لائے ہیں۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

۲ ۔ میرے نسبتی بھائی عزیزم شہاب الدین قریباً دس روز سے لو رضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں بخار تاحال نہیں اترا بلکہ کل سے آنکھوں کا رنگ بھی زرد ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔

(خاکسار محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم حاجی شیخ شریف اللہ صاحب آف لائل پور کو دو لڑکیوں کے بعد مورخہ ۲۴/۹/۶۸ بروز منگل بیٹا لڑکا عطا کیا ہے۔ نام نور اللہ رکھا گیا ہے نومولود شیخ محمد عبداللہ صاحب آف لائل پور کا پوتا اور حکیم شیخ عبدالرحیم صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

۲ ۔ اللہ تعالیٰ نے ملک عبدالمتین صاحب آف رحیم یار خان کو مورخہ ۱۵/۹/۶۸ بروز اتوار پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود ملک عبدالمالک صاحب آف لاہور کا پوتا اور شیخ محمد عبداللہ صاحب آف لائل پور کا نواسہ ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(حمید احمد چوہدری۔ آنفیسر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ لائل پور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴